اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اپنے ہاتھ دھو ڈالے اور کھال رکھ دی اور آپ ﷺ سے اندر تشریف لانے کی درخواست کی اور آپ ﷺ کو ایک گدی پر بٹھا دیا اور آپ ﷺ نے مجھ سے اپنا نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کی میں نے کہا حضور ﷺ یہ تو میری خوش قسمتی کی بات ہے لیکن اول تو یہ کہ میں بہت باغیرت عورت ہوں ایسا نہ ہو کہ آپؐ کی طبیعت کے خلاف کوئی بات مجھ سے سرزد ہو جائے اور اللہ کے ہاں عذاب ہو، دوسرا یہ کہ میں عمر رسیدہ ہوں، بال بچوں والی ہوں، آپؐ نے فرمایا سنو! ایسی بے جا غیرت اللہ تعالیٰ تمہاری دور کرے اور تمہارے بال بچے میرے ہی بال بچے ہیں میں نے یہ سن کر کہا" پھر حضور ﷺ نے فرمایا مجھے کوئی عذر نہیں، چنانچہ میرا نکاح اللہ کے نبی ﷺ سے ہو گیا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے میرے خاوند سے بہت ہی بہتر یعنی اپنا حبیب سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ عطا فرمائے۔ فالحمد لله علی ذالک (تفسیر ابن کثیر) ٥٥

(بشکریہ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور)

رئیس الجامعہ کے تبلیغی پروگرام

مورخہ 5 مارچ جامع مسجد اہل حدیث کالا گجراں اور مورخہ 6 مارچ جامع مسجد اہل حدیث کوٹلہ آئمہ میں درس قرآن وحدیث ارشاد فرمایا۔ بعد میں سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔

بابو بشیر احمد کا سانحہ ارتحال

مورخہ 16 جنوری بروز اتوار جماعت کی بزرگ شخصیت بابو بشیر احمد طویل علالت کے بعد 95 برس کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک دین دار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ صوم وصلوۃ کے انتہائی پابند تھے۔ آپ اکثر وبیشتر قرآن کریم کی تلاوت اور تفسیر کا مطالعہ کرتے تھے۔ اس وجہ سے ان کے اندر خوف الٰہی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ دوستوں سے محبت و پیار کرتے اور صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے بالخصوص پوری زندگی انہوں نے جامعہ علوم اثریہ کے ساتھ بڑھ چڑھ کر تعاون کیا۔ مرحوم کی نماز جنازہ رئیس الجامعہ نے پڑھائی۔ مرحوم نے لواحقین میں تین بیٹے ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ امین۔